26771 ـ اسلامی ممالك میں موجود بنکوں کی ملازت کرنا

سوال

کیا اسلامی ممالك میں موجود سودی لین دین کرنے والے بنکوں میں کام کرنا جائز ہے؟ میرا خاوند سودی لین دین کرنے والے ایك بنك میں ملازم ہے، وہ ادارہ کی ٹکینکل معلومات کے متعلق کمپیوٹر پروگرامر کی حیثیت سے کام کرتا ہے، اور اس کا بنیادی کام سارے کمپیوٹر نظام کو صحیح شکل میں رکھنا اور نئے پروگرام چلانے کے ساتھ بنك ملازمین کا تعاون ہے.
میں جانتی ہوں کہ فوائد (سود) حرام ہیں, اور یہ بہت بڑی معصیت و گناہ ہے، لیکن میں نے بنك میں ملازمت کے متعلق بہت ساری آراء سنی ہیں، جن میں سے یہ بھی ہے کہ بعض علماء کا کہنا ہے کہ:
(اگر آپ کا کام سیدھا اور ڈائریکٹ فوائد کے ساتھ وابستہ نہ ہو، اور بنك کے لیے (فوائد کے علاوہ) اور بھی آمدن کے ذرائع اور مصادر ہوں تو پھر بنك میں ملازمت کرنی جائز ہے).
ہماری آمدن کا واحد ذریعہ یہی ہے جس پر اب تك ہماری گزر بسر ہو رہی ہے، میری گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ اس ملازمت کے ذریعہ ہماری آمدن حرام ہے کہ حلال ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو حق کی معرفت اور پہچان کی حرص رکھنےاس کی کوشش پر جزائے خیر عطا فرمائے, اور آپ کے خاوند کو مباح اور جائز کام جس میں کوئی گناہ نہ ہو کی توفیق عطا فرمائے.

آپ یہ جان لیں کہ سودی بنکوں میں مطلق طور پر ملازمت جائز نہیں، کیونکہ اس میں سود خوری یا پھر سود لکھنا، یا اس پر گواہ بننا، یا سودی لین دین کرنے والے کے ساتھ تعاون ہے.

کبار اہل علم نے سودی بنکوں میں ملازمت کی حرمت کا فتوی جاری کر رکھا ہے، اگرچہ کام یا ملازمت کا تعلق سود سے وابستہ اور ملا ہوا نہ بھی ہو، مثلا پہریداری، یا صفائی اور خدمت وغیرہ.

ذیل میں ہم چند ایك فتوی جات ذکر کرتے ہیں، اور یہ تنبیہ بھی کرتے ہیں کہ آپ کے خاوند کے کام اور ملازمت کا سود کے ساتھ گہرا اور قوی تعلق ہے اور اسے لکھنا اور اس کی توثیق بھی ہے، کیونکہ آپ کےقول کے مطابق:

اس کا بنیادی اور اساسی کام کمپیوٹر کے سارے نظام کی صحیح شکل میں ضمانت دینا کہ وہ صحیح کام کر رہے ہیں، اور نئے پروگرام چلانا اور بنك کے ملازمین کا تعاون کرنا ہے.

مستقل فتوی کیمٹی کے فتاوی جات میں ہے کہ:

(کسی بھی مسلمان شخص کے لیے سودی لین دین کرنے والے بنك میں کام اورملازمت کرنا جائز نہیں، اگرچہ اس کے ذمہ لگایا گیا کام سودی نہ بھی ہو؛ اس لیے کہ اس سے وہاں سودی لین دین کرنے والے ملازمین کی ضروریات پوری ہوتی ہیں اور وہ اپنے سودی کاروبار میں اس سے مدد اور تعاون لیتے ہیں.

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور تم گناہ اور ظلم و زيادتی کے کاموں میں ايك دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدة (2).

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (15 / 41).

مستقل فتاوی اور علمی ریسرچ کمیٹی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا:

حالی اور موجودہ بنکوں میں کام کرنے کا کیا حکم ہے؟

کمیٹی کا جواب تھا:

موجودہ اور حالی قرضوں اور مالی اداروں اور بنکوں کے اکثر معاملات سود پر مشتمل ہیں، اور یہ کتاب و سنت اور امت کے اجماع سے حرام ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ حکم لگایا ہے کہ:

جو کوئی بھی سود خور اور سود کھلانے والے کی لکھنے یا گواہی دینے یا اس طرح کا کوئی اور کام کر کے تعاون کرے وہ سود خور اور سود کھلانے والے دونوں پر لعنت اور اللہ تعالی کی رحمت سے دوری میں برابر کا شریك ہے.

لہذا صحیح مسلم وغیرہ میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے والے، اور اسے لکھنے اور اس کی گواہی دینے والے پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: کہ یہ سب برابر ہیں"

اور جو لوگ مالی ادارے بنکوں میں ملازمت اور کام کرتے ہیں وہ بنك والوں کے لین دین لکھنے یا گواہی دینے یا کاغذات منتقل کرنے یا رقم لینے اور دوسروں کو دینے میں ان کے معاون و مددگار ہیں، جس میں سودی لین دین کرنے اور سود خوروں کے ساتھ معاونت ہے.

اور اس سے يہ معلوم ہو جاتا ہے كہ: موجودہ مالى اداروں ميں ملازمت اور كام كرنا حرام ہے، لہذا مسلمان شخص كو چاہيے كہ وہ اس سے اجتناب كرے، اور كمائى اور آمدن كےايسے طريقہ تلاش كرے جو اللہ تعالى نےاس كے ليے حلال اور مباح كيے ہيں، اور يہ طريقہ بہت زيادہ ہيں، اسے چاہيے كہ وہ اپنے پروردگار اور رب سے ڈرے اس كا تقوى اختيار كرے اور اپنے آپ كو اللہ تعالى اور اس كے رسول صلى اللہ عليہ وسلم كى لعنت كا مستحق نہ ٹھرائے.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميہ والافتاء (15 / 38).

اور مستقل فتوى كميٹى (اللجنۃ الدائمۃ) سے مندرجہ ذيل سوالات كيے گئے:

(ا ـ كيا بنك ميں اور خاص كر اسلامى ممالك كے اندر بنكوں ميں ملازمت حلال ہے يا حرام؟

ب ـ كيا بنكوں ميں كچھ اقسام حلال بھى ہيں، جيسا كہ اب تردد ہو رہا ہے، اور جب صحيح ہو تو كس طرح ؟)

كميٹى كا جواب تھا:

اول:

سودى لين دين كرنے والے بنكوں ميں ملازمت اور كام كرنا حرام ہے، چاہے وہ اسلامى ممالك ميں ہوں يا كسى كافر ملك ميں، كيونكہ اس ميں گناہ اور برائى اور ظلم و زيادتى ميں بنك كے ساتھ تعاون ہے جس سے اللہ تعالى نے اپنے اس فرمان ميں منع فرمايا ہے:

اور تم نيكى اور بھلائى كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كيا كرو، اور برائى اور گناہ اور ظلم و زيادتى ميں ايك دوسرے كا تعاون نہ كرو المائدۃ (2)

دوم:

جو كچھ ہميں شريعت مطہرہ سے پتہ چلا ہے اس كے مطابق سودى بنك كى كوئى بھى قسم مستثنى نہيں، كيونكہ برائى اور گناہ اور ظلم زيادتى ميں سب بنك ملازمين كا ايك دوسرے كے ساتھ تعاون پايا جاتا ہے.

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (15 / 55).

اور كميٹى سے يہ بھى سوال كيا گيا كہ:

ايك اليكٹرانك آلات كى كمپنى جو سودى بنكوں كے ساتھ لين دين كرتى ہے ميں انجينئر كى حثيت سے ملازمت كرنے كا حكم كيا ہے, يہ كمپنى آلات (كمپيوٹر، فوٹو سٹيٹ مشين، اور ٹيلى فون وغيرہ) بنك كو فروخت كرتى ہے، اور ہمارا كام

چند ایام کے بعد بنك جا کر ان آلات کی مرمت کرنا اور ان آلات کی تنصیب وغیرہ ہے، تو کیا یہ کام اس اساس کی بنا پر حرام ہے کہ بنك ان آلات کے ذریعہ اپنے معاملات کو منظم اورمرتب کرتا اور حساب وکتاب کرتا ہے، تو اس طرح ہم معصیت اور نافرمانی میں اس کی معاونت کرتے ہیں؟)

کمیٹی کا جواب تھا:

(جس طرح آپ نے ذکر کیا ہے اس کےمطابق آپ کا یہ کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں معاونت ہے)

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 18).

اور مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں یہ بھی ہے کہ:

(جو بنك سودی لین دین کرتے ہیں مسلمان شخص کے لیے اس میں کام کرنا جائز نہیں، کیونکہ اس میں سودی لین دین اور معاملات میں معاونت ہوتی ہے، یہ معاونت چاہے کسی بھی طریقہ سے ہو لکھ کر یا پھر گواہی اور پہرہ کے ذریعہ یا اس کے علاوہ کوئی اور تعاون کی صورت میں اس لیے کہ اس میں بنك کے ساتھ تعاون کرنا گناہ اور برائی اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسا کرنے سے منع فرمایا ہے:

اور نیکی اور بھلائی کے کاموں میں ایك دوسرے کا تعاون کیا کرو، اور گناہ و برائی اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے کا تعاون نہ کرو المائدۃ (2)

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیہ والافتاء (15 / 48).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ:

کیا سودی ادارے اور ایجنسی میں ڈرائیور یا چوکیداری کی ملازمت کرنا جائز ہے؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

سودی اداروں اورایجنسیوں میں ملازمت اور کام کرنا جائز نہیں انسان چاہے ڈرائیور یا چوکیدار ہی کیوں نہ ہو، یہ اس لیے کہ اس کا سودی اداروں میں ملازمت کرنے سے اس کی رضامندی لازم آتی ہے، کیونکہ جو کسی چیز کو ناپسند کرتا ہو وہ اس ناپسند کردہ چیز کی مصلحت کے لیے کام نہیں کرتا، لھذا جب وہ اس کی مصلحت کے لیے کام کرے گا تو پھر وہ اس سے راضی ہے، اور کسی حرام چیز پر رضامند ہونے والا شخص اس کا گناہ پاتا ہے، لیکن جو شخص بلا واسطہ خود ہی لکھے اور اسے احاطہ قید میں لائے اور روانہ اور وصول کرے یا اس طرح کے اور کام

کرے تو بلاشك یہ حرام کو ڈائریکٹ اور سیدھا ہے.

اور حدیث سے ثابت ہے کہ جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے اور کھلانے اور اس کے دونوں گواہوں اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی اور فرمایا: وہ سب برابر ہیں. انتھی

دیکھیں: کتاب فتاوی اسلامیۃ (2 / 401) .

اس کے علاوہ کئی ایك مشہور اور معلوم فتاوی جات ہیں جو سودی بنکوں میں ملازمت اور کام کرنے کی حرمت بیان کرتے ہیں، چاہے کام کسی بھی نوعیت کا ہو.

لہذا اس بنا پر آپ کے خاوند پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ جو کچھ ہو چکا اس پر اللہ تعالی سے معافی مانگے اور توبہ و استغفار کرتے ہوئے اس کام کو چھوڑ دے، اور اسے اللہ تعالی پر توکل کرنا اور یقین کرنا چاہیے کہ روزی رساں صرف اللہ تعالی ہی ہے، اور بلاشبہ رزق اس کی جانب سے ہی ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ نکال دیتا ہے، اور اسے رزق بھی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر توکل اوربھروسہ کرے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، بلا شبہ اللہ تعالی اپنے معاملے کو پورا کرنے والا ہے، اللہ تعالی نے ہر چیز کے لیے ایك اندازہ مقرر کر رکھا ہے الطلاق (2 ـ 3) .

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے حلال کے ساتھ اپنے حرام سے بے پرواہ کردے.

واللہ اعلم .